www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterm

غیرت عورت کو فحاشی سے بچانے کے لیے مضبوط قلعہ کا کام دیتی ہے۔ درج ذیل آیت میں محصنٰت کا لفظ صرف شادی شدہ عورت کا مفہوم واضح کر رہا ہے۔

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (۴/۲۴) — اور شوہر والی عورتیں بھی (تم پر حرام ہیں) مگر وہ لونڈیاں جو تمہارے قبضہ میں آجائیں۔

گویا اِحْصَان کا لفظ اپنی عصمت وعفت کی حفاظت میں آزاد ہونے کے مفہوم کو ظاہر کرتا ہے۔

۳۔ سُدٰی: سدی الناقۃ بمعنی اونٹنی نے اپنی چال میں فراخ قدم رکھا اور سادی اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو اپنی چال میں کھلے کھلے قدم رکھے (منجد) اور سُدٰی بمعنی شتر بے مہار جس پر کوئی پابندی نہ ہو۔ ارشادِ باری ہے:

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى (۷۵/۳۶) — کیا انسان خیال کرتا ہے کہ چھوٹا رہے گا بے قید (عثمانی)

ماحصل: (۱) حُرّ: عبد کے مقابلہ میں آزاد (۳) سُدٰی: شتر بے مہار
(۲) مُحْصَن: اپنی عصمت کی حفاظت کرنے میں آزاد

۹ آزاد کرنا

کے لیے تحریر، طلاق اور تسریح کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں:

۱۔ تحریر: اس کا اصل حُرّ ہے اور اس کے مادہ میں دو باتیں پائی جاتی ہیں۔ (۱) آزاد ہونا (۲) عیب ونقص سے پاک ہونا (م ل) حُرّ کی ضد "عبد" بمعنی غلام ہے۔ اور حَرَّرَ (تحریرًا) کے معنی غلام کو آزاد کرنا۔ گویا یہ لفظ صرف غلام کو آزاد کرنے کے لیے مخصوص ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ (۴/۹۲) — اور جو بھول کر بھی مومن کو مار ڈالے تو (ایک تو) ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور (دوسرے) مقتول کے وارثوں کو خون بہا بھی دے۔

۲۔ طَلَاق: اس کے مادہ "طلق" میں دو باتیں پائی جاتی ہیں (۱) تخلیہ (۲) ارسال (م ل)۔ گویا کسی ذی حیات کو، جو اپنے کنٹرول اور نگہداشت میں ہو، اس سے کنٹرول اٹھا لینا اور اپنے ہاں سے روانہ کر دینا اس کا معنی ہے اور اس لفظ کا استعمال بالعموم اپنی بیوی کو نکاح کے بندھن سے آزاد کرنے اور رخصت کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ تاہم یہ ضروری نہیں کہ دونوں باتیں ایک ساتھ ہی پائی جائیں۔ ارشادِ باری ہے:

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ (۲/۲۲۹) — طلاق دو بار ہے۔

اب یہ تو ظاہر ہے کہ ایک یا دو مرتبہ کی طلاق میں تخلیہ تو پایا جاتا ہے لیکن رخصتی نہیں ہے۔

اسی طرح قیدی کو آزاد کرنے کے لیے بھی طلاق کا لفظ استعمال ہوتا ہے (گو قرآن کریم میں اس کی مثال موجود نہیں) تو یہاں بھی تخلیہ یا اپنے حق سے دستبرداری کی شرط موجود ہے لیکن ارسال کرنے کی نہ ضرورت ہے اور نہ شرط۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ طلاق میں اصل شرط تخلیہ کی ہے۔ اور ارسال کی شرط بعض اوقات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَنَّةٌ ایسے باغ کو کہتے ہیں جس کی زمین درختوں اور سبزہ کی وجہ سے نظر نہ آئے (مف) صاحب منجد کے نزدیک جَنَّةٌ درختوں سے ہرا بھرا باغ ہے۔ خواہ وہ ارضی ہو یا سماوی۔ قرآن میں ہے :

كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ	(ان کی مثال) ایک باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر
فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۔ (۲/۲۶۵)	واقع ہو (جب) اس پر زور کا مینہ پڑے تو دگنا پھل لائے

۲۔ حَدَآئِق : حَدِيْقَة کی جمع ہے جو حَدَق سے مشتق ہے اور حَدَق کے معنی کسی کو چاروں طرف سے گھیر لینا۔ لہٰذا حَدِيْقَة ایسے باغ یا باغیچہ کو کہتے ہیں جس کے گرد حفاظت کے لیے چار دیواری بنا دی گئی ہو (منجد) ارشاد باری ہے :

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ (۲۷/۶۰)	پھر ہم نے اس بارش سے سرسبز باغ اگائے۔

۳۔ رَوْضَة (ج روضات) روض کا لفظ وسعت اور فراخی پر دلالت کرتا ہے (م۔ل) اور رَوَّضَ الْمَطَرُ الْاَرْضَ کے معنی بارش کا زمین کو باغ و بہار بنا دینا ہے اور رَوْضَة پُر بہار کیاری کو بھی کہتے ہیں (منجد) گویا رَوْضَہ کسی باغ کے اندر وہ حصہ یا مقام ہوتا ہے جو بڑا پُر بہار ہو۔ اور ایسی جگہ ہی عموماً بالاخانے یا بارہ دری وغیرہ بنائی جاتی ہے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ
فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ (۳۰/۱۵)	(بہشت کے) باغ میں آؤ بھگت کیے جائیں گے۔

ماحصل (۱) جنة : کوئی سا باغ جہاں درخت بکثرت ہوں۔

(۲) حَدِيْقَة : چار دیواری والا باغ اور (۳) روضة : باغ کے اندر کوئی پُر بہار خطہ ہے۔

۱۲۔ باقی رکھنا۔ چھوڑنا

کے لیے اَبْقٰی، اَثْبَتَ اور غَادَرَ کے الفاظ آئے ہیں :

۱۔ اَبْقٰی : بقی کے معنی کسی چیز کا باقی رہنا اور ہمیشہ رہنا (م۔ل) ہے۔ اور اس کی ضد فنی اور ھلک ہے یعنی کسی چیز کا نیست و نابود اور ختم ہو جانا اور اَبْقٰی کے معنی کسی چیز کو برقرار اور باقی رکھنے کے ہیں۔ ارشاد باری ہے :

وَاَنَّهٗٓ اَهْلَكَ عَادَاۨ الْاُوْلٰى وَثَمُوْدَا۟	اور یہ کہ اسی نے عادِ اول کو ہلاک کر دیا اور ثمود کو بھی۔
فَمَآ اَبْقٰى (۵۳/۵۱)	غرض کسی کو باقی نہ چھوڑا۔

۲۔ اَثْبَتَ : ثَبَتَ کے معنی کسی چیز کو اپنی حالت پر برقرار رہنا اور اس کی ضد زَالَ ہے۔ یعنی کسی چیز کا اپنی جگہ سے ادھر ادھر ہٹ جانا) اور اَثْبَتَ کے معنی کسی چیز کو اس کی اصلی حالت پر برقرار رہنے دینا اور جائے رکھنا ہے (مف) ارشاد باری ہے :

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ (۱۳/۳۹)	اللہ جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے (عثمانیؒ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴ــــــ پردہ کرنا

کے لیے اِستَتَر اور حَجَبَ کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں:

ان دونوں الفاظ کی تشریح اور فرق اُوپر بیان ہو چکا ہے۔ اب ان کی مثالیں دیکھیے:

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ (۴۱/۲۲)	اور تم اس (بات کے خوف) سے پردہ نہیں کرتے تھے کہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور کھالیں تمہارے خلاف شہادت دیں گے۔
۲- كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ (۸۳/۱۵)	بلیشک یہ لوگ اپنے پروردگار (کے دیدار) سے اوٹ میں ہوں گے۔

۱۵ــــــ پرورش کرنا

کے لیے رَبَا اور رَبّٰی (ربو)، اَنْبَتَ، اَنْشَاَ، رَبَّ اور كَفَّلَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱- رَبٰی اور رَبّٰی۔ رَبَا الْوَلَدُ بمعنی بچے کا نشوونما پانا۔ اور رَبّٰی بمعنی بچے کی پرورش کرنا، پالنا۔ مہذب بنانا (منجد) قرآن میں ہے: فرعون نے حضرت موسیٰؑ سے کہا:

اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا (۲۶/۱۸)	کیا ہم نے تم کو کہ تم ابھی بچے تھے پرورش نہیں کیا؟

اور دوسرے مقام پر فرمایا:

وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (۱۷/۲۴)	اور دعا کرو کہ جس طرح ان دونوں (والدین) نے مجھے بچپن میں پرورش کیا ہے تو بھی ان پر رحم فرما۔

۲- اَنْبَتَ۔ نَبَتَ بمعنی گھاس یا سبزی وغیرہ کا اُگنا۔ اور انبت بمعنی اگانا ہے۔ لیکن اگر کسی بچے کی یوں پرورش کی جائے کہ بچے کے پلنے اور بڑھنے کی رفتار عام بچوں سے غیر معمولی طور پر زیادہ ہو تو اس کے لیے بھی اَنْبَتَ کا لفظ قرآن کریم نے استعمال کیا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا (۳/۳۷)	تو اس عمران کی بیوی کے پروردگار نے اس (نذر) کو پسندیدگی کے ساتھ قبول فرمایا اور اسے اچھی طرح پرورش کیا۔

۳- اَنْشَاَ۔ نَشَاَ کے معنی پیدا ہونا، زندہ ہونا اور جوانی کو پہنچنا (منجد) اور اَنْشَاَ بمعنی کسی کو پیدا کرنا پھر اس کو پال پوس کر بڑھانا ہے (مف) اور نَاشِئٌ نوجوان کو کہتے ہیں اور نَشْاَۃ (۵۶/۶۲) اُٹھان کو۔ ارشادِ باری ہے:

اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ (۵۶/۷۲)	بھلا دیکھو تو جو آگ تم درخت سے نکالتے ہو، کیا تم نے اس کے درخت کو پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج

۱۔ جاسوسی کرنا

کے لیے تجسّس اور سمّاع کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ تجسّس: جسّ بمعنی پتہ لگانے کے لیے ہاتھ سے چھونا۔ اور جسّ بعینہٖ بمعنی تیز نظر سے دیکھنا گھورنا۔ اور جسّس اور تجسّس بمعنی تفتیش کرنا (منجد) کسی کے عیب تلاش کرنا۔ اُس کی ٹوہ میں رہنا۔ عموماً بُرے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ اور جسیس بمعنی جاسوس (م۔ق) ارشادِ باری ہے:

وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا (۴۹/۱۲) اور کسی کا بھید نہ ٹٹولو۔ اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے۔

۲۔ سمّاع: سَمِعَ بمعنی سننا اور سامع بمعنی سننے والا۔ اور سمّاع بمعنی جاسوسی کرنے کے لیے کوئی بات چوری چھپے سننے والا۔ جاسوس (م۔ق) ارشادِ باری ہے:

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ لَمْ يَاْتُوْكَ۔ (۵/۴۱) یہودی غلط باتیں بنانے کے لیے جاسوسی کرتے پھرتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کے لیے جاسوس بنے ہیں۔ جو ابھی تمہارے پاس نہیں آئے۔

ماحصل: تجسّس، عموماً بُرے مفہوم میں آتا ہے۔ بمعنی کسی کے عیب تلاش کرنا۔ اور اس کی ٹوہ لگانا۔ خواہ کسی طریقہ سے ہو۔

سمّاع: وہ شخص جو جاسوسی کرنے کے لیے کسی بات پر کان لگائے اور دوسروں کو خبر پہنچائے۔

جانچنا ـــــ دیکھیے آزمائش کرنا۔

۲۔ جاننا

کے لیے عَلِمَ، اَدْرٰی (دری) اور اَحَسَّ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ عَلِمَ: بمعنی کسی چیز کی حقیقت کا ادراک کرنا (مف) جاننا۔ معلوم کر لینا قرآن میں ہے:

قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ (۲/۶۰) اور تمام لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا۔

۲۔ اَدْرٰی: کسی دوسری چیز کی وساطت، تدبیر یا حیلہ سے کسی بات کا علم ہونا (مف) بمعنی جاننا، سمجھنا یہ علم ناقص ہوتا ہے کیونکہ بالواسطہ حاصل ہوتا ہے۔ اور اس پر ہمیشہ لا یا ما یا اِنْ نافیہ یا استفہامیہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) اَثْل: مضبوط جڑھ والے پودے اور جھاؤ کا درخت۔
(۴) یَقْطِیْن: ایسے درخت جن کا پودا نہ ہو۔ بیلدار درخت۔ خصوصاً پیٹھہ کدو کی بیل۔
(۵) ضَرِیْع: کانٹے دار جھاڑیاں۔
(۶) زَقُّوْم: زمین میں پھیل جانے والی چوڑے اور خاردار پتوں والی نباتات۔ چھتّر تھوہر۔

۸ــــ درست ــ ٹھیک

کے لیے صَوَاب اور حَقّ کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ صَوَاب: بمعنی درست۔ ٹھیک۔ لائق۔ (منجد) (ضد۔ خطا) اور صَابَ وَاَصَابَ السَّھْم بمعنی تیر کا ٹھیک نشانہ پر لگنا۔ اور اِسْتِصْوَاب بمعنی کسی رائے یا فعل کو درست پانا۔ ٹھیک خیال کرنا۔ اور صَوِیْب اور مُصِیْب بمعنی ٹھیک رائے والا۔ درست کار (منجد) اور اگر تیر درست نشانہ پر لگ کر وہیں بیٹھ جائے تو اسے مصیبۃ کہتے ہیں جس کا اطلاق ہر تکلیف دہ حادثہ پر ہوتا ہے (مف) گویا صَوَاب کا تعلق بالعموم قول اور رائے سے اور بعض دفعہ کام سے بھی ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا (۷۸/۳۸) — کوئی شخص بول نہ سکے مگر جسے اللہ تعالیٰ اجازت بخشے اور اس نے بات بھی درست کہی ہو۔

۲۔ حَقّ: بمعنی سچ۔ سچائی۔ حقیقت۔ درست (ضد باطل) یعنی ہر وہ بات یا چیز جو تجربہ اور مشاہدہ کے بعد درست ثابت ہو۔ (مف) ارشاد باری ہے:

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ (۴۱/۵۳) — ہم عنقریب ان کو اطرافِ عالم اور خود ان کی ذات میں بھی اپنی نشانیاں دکھلائیں گے یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے گا کہ وہ (وحی یا قرآن) بالکل درست ہے۔

ماحصل: صواب میں درستی کا تعلق کسی شخص کے قول یا رائے سے ہوتا ہے جبکہ حق ہر وہ چیز یا بات ہے جو تجربہ اور مشاہدہ سے درست ثابت ہو۔

۹ــــ درست کرنا

کے لیے اَصْلَحَ اور سَوّٰی کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ اَصْلَحَ: اِصْلَاح کی ضد فساد بمعنی بگاڑ ہے۔ اور اَصْلَحَ کے معنی بگاڑ کو درست کرنا۔ فتنہ و فساد کو دور کرنا۔ کسی چیز میں افراط و تفریط سے پیدا شدہ بگاڑ کو درست کر دینا (مف) قرآن میں ہے:

اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ۔ (۱۱/۸۸) — (حضرت شعیبؑ نے اپنی قوم سے کہا) میں تو، جہاں تک مجھ سے ہو سکے (تمہارے معاملات کی) اصلاح چاہتا ہوں۔

۲۔ سَوّٰی: سَوِیَ یَسْوٰی کے معنی کسی چیز کی شکل و صورت کا درست ہونا۔ اور سَوّٰی بمعنی کسی کام یا چیز کو درست کرنا، ہموار کرنا، برابر کرنا اور سیدھا کرنا ہے (منجد) اور ابن الفارس کے نزدیک اس کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ سپرد کرنا ۔ حوالے کرنا

کے لیے اَکْفَلَ اور کَفَّلَ، وَکَّلَ اور دَفَعَ (اِلٰی) سَلَّمَ، فَوَّضَ، اِسْتَوْدَعَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ اَکْفَلَ اور کَفَّلَ: کَفَلَ بمعنی کسی کے نان ونفقہ اور خبرگیری کا ذمہ دار ہونا۔ ضامن ہونا۔ اور اَکْفَلَ اور کَفَّلَ بمعنی خبرگیری اور تربیت کی ذمہ داری کسی دوسرے کے سپرد ہونا، دوسرے کو ضامن بنانا۔ کفالت میں دینا (منجد۔ مف) قرآن میں ہے:

اِنَّ هٰذَآ اَخِیْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِیْهَا وَعَزَّنِیْ فِی الْخِطَابِ (۳۸/۲۳)

یہ میرا بھائی ہے۔ اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس (صرف) ایک ہے۔ یہ کہتا ہے کہ یہ بھی میرے حوالے کردے۔ اور بات کرنے میں مجھ پر غالب آتا ہے۔

دوسرے مقام پر ہے:

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَّكَفَّلَهَا زَكَرِیَّا (۳/۳۷)

تو پروردگار نے اس کو پسندیدگی کے ساتھ قبول فرمایا، اور اسے اچھی طرح پرورش کیا اور اس کی تربیت حضرت زکریاؑ کے سپرد کی

۲۔ وَکَّلَ: وَکَلَ بمعنی اپنے معاملہ میں کسی دوسرے پر اعتماد کرنا (م۔ ل) اور وَکَّلَ بمعنی کسی دوسرے پر اعتماد کرکے اپنا معاملہ اس کے سپرد کردینا۔ اپنا وکیل بنانا یا نائب مقرر کرنا (مف۔ منجد)

ارشاد باری ہے:

قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ (۳۲/۱۱)

کہہ دو کہ موت کا فرشتہ جو تم پر (ہماری طرف سے) مقرر کیا گیا ہے۔ تمہاری روحیں قبض کرلیتا ہے۔

۳۔ دَفَعَ (اِلٰی) بمعنی کسی کی چیز اس کے حوالے کرنا۔ اسے دے دینا۔ ارشاد باری ہے:

فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ (۴/۶)

پھر اگر تم ان (یتیم زیر کفالت بچوں میں) عقل کی پختگی دیکھو تو ان کا مال ان کے حوالے کردو۔

۴۔ سَلَّمَ: سَلِمَ بمعنی عیب اور آفت سے نجات پانا (م۔ ق) اور سَلَّمَ کے معنی السلام علیکم کہنا بھی ہے، آفت سے بچانا بھی۔ اور سَلَّمَهٗ اِلٰی فُلَانٍ بمعنی کسی چیز کو کسی کے سپرد کردینا بھی اور سَلَّمَ الشَّیْءَ فَتَسَلَّمَهٗ بمعنی کسی کا کسی کو کوئی چیز سپرد کرنا اور اس کا اس چیز کو قبول کرلینا (منجد) گویا کسی تکلیف سے بچنے کے لیے اور کسی چیز کی سپردگی کے لیے سَلَّمَ آئے گا۔ ارشادِ باری ہے:

وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ

اور اگر تم اپنی اولاد کو دودھ پلوانا چاہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ تم دودھ پلانے والیوں کو دستور کے مطابق

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قرآن کو ذِکر اس لیے کہتے ہیں کہ یہ انسان کے بھلائی کے فطری داعیہ کو بھی یاد دلاتی ہے اور عہدِ اَلَسْتُ کو بھی۔ لہٰذا یہ نصیحت بھی ہے۔ اور تَذْکِرَۃ کے معنی اسی لحاظ سے نصیحت بھی ہے اور یادداشت بھی۔ اور کسی سواری مثلاً ریل، ہوائی جہاز وغیرہ کے ٹکٹ کو تذکرۃ کہتے ہیں۔ اور سرٹیفکیٹ اور پاسپورٹ کو بھی (ق ۔ ج) ارشادِ باری ہے:

ءَ اُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّکْرُ مِنْ بَیْنِنَا۔ (۳۸/۸) کیا ہم سب میں سے اسی پر نصیحت (کی کتاب) اتری ہے۔

نیز فرمایا:

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْکِرَةٌ (۷۳/۱۹) یہ قرآن تو نصیحت ہے۔

۴۔ کِتَابٌ مُّبِیْنٌ: بَانَ بمعنی دُور ہونا اور الگ ہونا۔ بین میں تین باتیں پائی جاتی ہیں (۱) افتراق (۲) بُعد اور (۳) وضوح (م ل) اور بَیَّنَ بمعنی کسی بات کو کھول کر بیان کرنا۔ اور کتاب مبین یعنی ایسی کتاب جس میں ہدایت سے متعلق ہر ایک چیز کو پوری وضاحت اور تشریح سے بیان کیا گیا ہے۔ واضح اور روشن کتاب یعنی قرآن کریم۔ ارشادِ باری ہے:

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ (۵/۱۵) بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور (ہدایت) اور روشن کتاب آ چکی ہے۔

۵۔ حَدِیْث: (حدث کی ضد عدم ہے) اور حَدَثَ بمعنی کسی نئی چیز کا ظہور میں آنا۔ اور حدیث سے مراد ہر وُہ بات ہے جو پہلے نہ ہو اور از سرِ نو ظہور میں آئے۔ نئی چیز۔ جیسے فرمایا:

لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا۔ (۶۵/۱) شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد (رجعت کی) کوئی نئی راہ پیدا کر دے۔

پھر حدیث کا اطلاق ہر اس چیز پر بھی ہوتا ہے جو پہلے موجود تو ہو لیکن مرورِ زمانہ سے لوگوں کے ذہن سے اتر چکی ہو۔ اب اگر یہ از سرِ نو زندہ ہو گی تو اس پر بھی حدیث کا اطلاق ہو گا۔ نئی بات قرآن کو انہی معنوں میں حدیث کہا گیا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ (۳۹/۲۳) اللہ تعالیٰ نے بہت بہتر بات نازل فرمائی ہے۔

۱۰۔ قربانی کا جانور

کے لیے بُدْن، نُسُک، ھَدْی اور قَلَائِد کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ بُدْن: (بُدْنَہ کی جمع) بَدَن ہر جاندار کے جسم کو کہتے ہیں بشرطیکہ اس کا خون خشک ہوا ہو۔ (فل ۱۵ا) اور بَدَنَ اور بَدُنَ بمعنی موٹا ہونا ہے۔ اور بُدْن بمعنی قربانی کے اونٹ جنھیں مکہ میں لے جا کر ذبح کیا جائے (مف) اور قربانی کے اونٹوں کو بھی بُدْن ان کے جسیم اور موٹا ہونے کی مناسبت سے کہا جاتا ہے (مف) ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) هَلَكَ، فنا ہونا۔ بے بسی کی موت مرنا۔ غیر جاندار کے لیے بھی آتا ہے۔
(۴) صَلَبَ: سولی پر لٹکا کر مار ڈالنا۔ صَلَّبَ، ایذائیں دے کر سولی پر لٹکانا۔
(۵) ذَبَّحَ، وقفوں سے ایذائیں پہنچا کر مارنا۔
(۶) رَجَمَ: سنگسار کرنا۔ پتھر مار مار کر مار دینا۔
(۷) اِنْخَنَقَ: کسی جاندار کا گلا گھٹ کر مر جانا۔
(۸) تَوَفّیٰ: زندگی کی میعاد پوری کر دینا۔ رُوح کو جسم سے اٹھانا۔ اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے یا اسکے فرشتوں کا۔
(۹) شَهَادَت: اللہ کی راہ میں جان دینا۔

۳۔۔۔ مال و دولت، عطا کرنا

کے لیے مَال، دَوْلَة، رِزْق اور رَزَقَ، خَيْر، اَفَاءَ، مَغَانِم اور اَنْفَال کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ مَال (مول) اہل دیہہ کے نزدیک اس لفظ کا اطلاق مویشی پر ہوتا ہے کہ یہی ان لوگوں کی بڑی جائیداد ہوتی ہے۔ کہتے ہیں خَرَجَ اِلٰی مَالِهٖ یعنی وُہ اپنی جائداد یا اونٹوں کی طرف گیا۔ اور رَجُلٌ مَالٌ بہت مالدار آدمی۔ اور مَالَ يَمُوْلُ بمعنی مالدار ہونا۔ اور تَمَوَّلَ بمعنی مال جمع کرنا یا حاصل کرنا یا بہت مالدار ہونا۔ اور مَيِّل بمعنی بہت مالدار اور مُوَيْل بمعنی تھوڑی دولت (منجد) اور عرفِ عام میں مال کا اطلاق یا تو زرِ نقد پر ہوتا ہے یا قابلِ خرید و فروخت مال پر (ج۔ اَمْوَال) ارشادِ باری ہے:

اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ (۵۷/۲۰)	دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشہ اور زینت (و آرائش) اور تمہارے آپس میں فخر اور مال و اولاد کی ایک دوسرے سے زیادہ ہونے کی خواہش ہے۔

۲۔ دَوْلَة، (دول) دَال کی ضد دَارَ (دور) ہے۔ اور دَوْر اور دائرہ کا لفظ تنگ دستی بدحالی اور گردشِ ایام کے لیے آتا ہے۔ اور دَوْلَة اور دُوْلَة بُرے دنوں سے خوشحالی کے ایام پھرنے کو کہتے ہیں (مف) اور دَاوَلَ خوشحالی کے دنوں کا لوگوں پر باری باری یا پھر پھر کر لانا۔ اور دَوْلَة وُہ شے جو لوگوں پر بدل بدل کر آتی رہے۔ آج کسی کے لیے ہو اور کل کسی اور کے لیے (منجد) جیسا کہ محاورہ ہے کہ دولت ڈھلتی چھاؤں ہے اور اربابِ سیاست کے نزدیک دَوْلَة کا معنی بادشاہ و وزراء حکومت۔ گورنمنٹ۔ ریاست ہے۔ (منجد) ارشادِ باری ہے:

كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ (۵۹/۷)	ایسا نہ ہو کہ (فے کا مال) تم میں سے دولتمندوں کے ہاتھوں میں ہی پھرتا رہے۔

۳۔ رِزْق: کا بنیادی معنی روزی یا ہر وُہ چیز ہے جو جسمانی یا رُوحانی لحاظ سے انسان کی تربیت و اصلاح کا سبب بنے (مف) مادی لحاظ سے اس کا معنی وُہ چیز ہے جو پیٹ میں پہنچ کر غذا بنتی ہے۔ رِزْق بمعنی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يٰمُوسٰى (۲۰/۱۸) اے موسیٰ! یہ تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟

اور دائیں جانب بھی (ضد شمال) جیسے فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ (۳۴/۱۵) اہل سبا کے لیے ان کے مقام بود و باش میں ایک نشانی تھی (یعنی) دو باغ (ایک) داہنی طرف اور (دوسرا) بائیں طرف۔

پھر جس طرح ید کا لفظ قوت اور قبضہ کے معنوں میں آتا ہے یمین اس سے زیادہ وسیع معنوں میں آتا ہے کیونکہ قوّت اور کارکردگی کے لحاظ سے دایاں ہاتھ بائیں سے افضل اور بہتر ہے۔ ملک یمین اس چیز کو کہتے ہیں جس پر پورا قبضہ و اختیار ہو۔ اور محاورةً یہ لفظ لونڈی اور غلام کے معنوں میں آتا ہے۔ جیسے فرمایا:

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (۴/۲۴) اور شوہر والی عورتیں بھی (تم پر حرام ہیں) مگر وہ جو (اسیر ہو کر لونڈیوں کے طور پر) تمہارے قبضہ میں آ جائیں۔

علاوہ ازیں اہل عرب کی عادت تھی کہ اپنے عہد و پیمان اور قسم کو مضبوط تر بنانے کے لیے اپنا داہنا ہاتھ مخاطب کے داہنے میں دیتے تھے یا مارتے تھے۔ لہٰذا یہ لفظ قسم کے معنوں میں استعمال ہونے لگا۔ اور یمین ایسی قسم کو کہتے ہیں جو عہد و پیمان کو پختہ تر بنانے کے لیے اٹھائی جائے۔ ارشادِ باری ہے:

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ۔ (۹/۱۳) بھلا تم ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑو۔ جنھوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا۔

۳۔ شِمَال: بمعنی بایاں۔ بائیں جانب۔ بایاں ہاتھ (ضد یمین) پھر جس طرح یُمن برکت اور خوش بختی کے معنوں میں آتا ہے۔ اسی طرح شِمال بدبختی کے معنوں میں بھی مستعمل ہے (منجد) (ج شمائل) قرآن میں ہے:

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ (۶۹/۲۵) اور جس شخص کا نامہ (اعمال) اس کے بائیں ہاتھ میں دیا گیا وہ کہے گا۔ اے کاش! مجھے میرا نامہ (اعمال) دیا ہی نہ جاتا۔

اور دوسرے مقام پر ہے:

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ۔ (۷/۱۷) (ابلیس کہنے لگا) پھر میں ان کے آگے سے، پیچھے سے، دائیں اطراف سے، بائیں سے (غرض ہر طرف سے) آؤں گا (اور اُن کی راہ ماروں گا)

۴۔ ذِرَاع: بمعنی ہاتھ۔ کہنی سے لے کر درمیانی انگلی کے سرے تک کا حصّہ۔ اور ذَرَعَ الثَّوْبَ بمعنی کپڑے کو ذراع سے ناپا۔ اور ذَرْعُهٗ كَذَا بمعنی اس کا طول یا پیمائش اتنی ہی ہے۔ اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظ اور معنی	ضد	لفظ اور معنی	ضد	لفظ اور معنی	ضد
حَدَثَ وجود میں آنا	عَدَم	**خ**		ذَلّ ذلیل ہونا	عِزّ
حدیث نئی بات	قدیم	خَبِیث ناپاک۔گندا۔ردی	طَیِّب	اذلّ	اعزّ
حَرّ۔حرور دھوپ	ظِلّ ظلال	خَرَبَ اجڑنا۔بے آباد ہونا	عَمَرَ	ذلّت ذلیل	عزّت۔عزیز
حَرَکَ ہلنا	سَکَنَ۔رَکَدَ	خَرَجَ نکلنا	دَخَلَ وَلَجَ	ذَمّ مذمت۔برائی بیان کرنا	حمد۔ملح
حرکت	سکون	خَسِرَ مالِ تجارت میں نقصان اٹھانا	رَبِحَ	**ر**	
حَرَمَ منع شدید	حلّ تحلّ			رَبِحَ تجارت میں فائدہ ہونا	خَسِرَ
حرام ״	حلال	خَفَّ ہلکا ہونا	ثَقُلَ	(ربو) اَرْبٰی بڑھانا۔پالنا	مَحَقَ
إحرام احرام باندھنا	احلال	خفیف	ثقیل	رجاء (رجو) امید لگانا	یَئِسَ
محروم بے نصیب	مرزوق	خَفَضَ پست کرنا۔رکھنا	رَفَعَ	رَحَبَ مرحبا کہنا خوش آمدید	خَسَأَ
حَزَنَ غمزدہ ہونا	فَرِحَ	خفی پوشیدہ ہونا	بَدَا۔عَلَنَ	رَشَدَ ہدایت یافتہ ہونا	غوای
حَسَنَ اچھا	سَاءَ		جَلی	رُشد نیک چلن	غَی
حَسُنَ خوبصورت ہونا	قَبُحَ	خَلَصَ آمیزش دور کرنا	خَلَطَ	رَضِیَ پسند کرنا	کَرِہَ
اَحْسَنَ نیکی کرنا احسان کرنا	اَسَاءَ	خَلَفَ پیچھے رہنا جانشین ہونا	سَلَفَ	خوش ہونا	سَخِطَ
حسنۃ نیکی	سیئۃ	اختلاف	اتفاق اجماع	رَطَبَ تروتازہ ہونا	یَبِسَ
حَضَرَ شہر میں رہنا	بدو	(تخلف) خَلْف	قدام	رَغِبَ رغبت سے کوئی کام کرنا	رَہِبَ
حاضر (شہری)	باد	(خون) خیانت	امانت	رَفَعَ بلند کرنا	خَفَضَ
(موجود)	غائب	خوف	امن	رِفق نرمی اور مہربانی	عُنف
حَفِظَ خیال رکھنا یاد رکھنا	نَسِیَ	(خیب) خابَ نامراد ہونا	اَفْلَحَ	رَقّ۔رِقّۃ دل کی نرمی	قسوۃ۔غلظۃ
حفاظت کرنا	اضاع	خیر بہتری۔بھلائی	شر	(روح) رواح۔پچھلا پہر	غدو۔غداۃ
					غداۃ۔غداوۃ
حق درست	باطل	**د**			
راہِ راست	ضلال	دُبُر پشت۔پچھلا حصہ	قُبُل	رَہِبَ ڈر سے کرنا	رَغِبَ
حَلَّ گرہ کھولنا	عَقَدَ	ادبار	اقبال	**ز**	
اَحَلَّ حلال کرنا	حرّم	دَخَلَ داخل ہونا۔اندر آنا	خَرَجَ	زَادَ زیادہ ہونا۔بڑھنا	نَقَصَ
حَلَّلَ احرام کھولنا	اَحْرَمَ	درجات سیڑھی کے ڈنڈے	درکات	اَزْدَادَ جبت میں بڑھنا	اَغَاضَ
حلم حوصلہ رکھنا (فل ۱۶۷)	سَفِہَ	دورہ حوادث کا دور	دولۃ	زفیر گدھے کے رینگنے کی ابتداء	شہیق
حَمِیم گرم اور گندا پانی	غسّاق	**ذ**		زَلِقَ پھسلنا اور گرنا / زَلَّ پھسلنا	ثَبَتَ
حیات (حی) زندگی	موت	ذَکَرَ یاد کرنا	نَسِیَ		
		ذَکَر نر (مذکر)	اُنثی		

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ